بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رمضان گزاریئے پورے شعور کے ساتھ

نَحمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلَى رَسُولِهِ الكَرِيم اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (سورة الفرقان :73)

اسلام جوش اور جذبات کا دین نہیں بلکہ ہوش اور عقل مندی کا دین ہے اس کا ہر حکم قابل فہم اور ہر منع عقل وشعور کے مطابق ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دین کا مقصد ہی یہ بیان کیا ہے:

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (سورة الانفال :42)

جب تم قریب والے کنارے پر اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر تم آپس میں وعدہ کرتے تو ضرور مقرر وقت کے بارے میں آگے پیچھے ہو جاتے اور لیکن تا کہ اللہ اس کام کو پورا کر دے جو کیا جانے والا تھا، تا کہ جو ہلاک ہو واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے واضح دلیل سے زندہ رہے، اور بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

مزید اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی صفات ان الفاظ میں بیان فرمائیں:

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (سورة الفرقان:73)

اور وہ کہ جب انھیں ان کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی جائے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

مگر افسوس! کہ ساری دنیا میں سب سے جوشیلی اور جذباتی مسلمان قوم ہے حتی کہ ان کا اپنے رب سے تعلق، نبی ﷺ سے محبت، قرآن سے وابستگی اور حدیث سے نسبت کلی طور پر جذباتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کا یہ عالم ہے کہ غیر اللہ سے سخت نفرت کرتے ہیں مگر اللہ کی بندگی کرنے کو تیار نہیں، نبی ﷺ کی عزت

پر مرنا اور مارنے پر ہر وقت تیار رہتے ہیں مگر آپ ﷺ کی سیرت پڑھنے اور اسے مشعل راہ بنانے پر آمادہ نہیں، قرآن کو دن میں کتنی مرتبہ چومتے ہیں مگر ساٹھ ستر سال کی زندگی میں ایک مرتبہ بھی اس کا ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے پر تیار نہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر مشتمل کتابوں کو اکثر لوگ جانتے تک نہیں ہیں۔ جوش اور جذبات آندھی کی طرح ہوتے ہیں، آئی تباہی مچائی اور بغیر کوئی خوش گواری پیدا کئے جس رفتار سے آئی، اتنی تیزی سے چلی گئی جذباتی کاموں میں استقلال، استقامت اور مداومت نہیں ہوتی، اس لئے جوشیلے کاموں کا انسان کی روح پر کوئی اثر نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ کو جوشیلے کام نہیں شعوری کام پسند ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَحَبَّ الأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں، اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔

صحیح البخاری:6464

تیز بارش پتھروں سے بہہ کر گزر جاتی ہے لیکن قطرہ قطرہ پانی ایک جگہ مسلسل گرتا رہے تو چٹان میں بھی سوراخ کر دیتا ہے۔ ماہ رمضان آتا ہے تو اس کے فضائل سن کر مسلمانوں کے جذبات میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، فرضوں میں کوتاہی کرنے والے نوافل کا بھی اہتمام کرنے لگتے ہیں، سر پر ٹوپیاں رکھ لی جاتی ہیں اور داڑھیاں چھوڑ دی جاتی ہیں، گویا کہ اسلام کے ورثا یکدم جاگ گئے ہیں لیکن یہ بیداری شعوری نہیں جذباتی ہوتی ہے، اس لئے ایک ہفتہ کے بعد وہی پہلے والی حالت در آتی ہے، اگر کچھ لوگ یہ وابستگی رمضان کے آخر تک کسی نہ کسی طرح برقرار رکھ بھی لیتے ہیں تو رمضان کے جاتے ہی ویرانی چھا جاتی ہے، دیکھ کے لگتا ہی نہیں کہ رمضان آیا تھا، یا ابھی ابھی گزرا ہے اس لئے آئندہ آنے والا رمضان شعور کے ساتھ گزاریں، تاکہ ہمارا ان لوگوں میں شمار ہو جائے تو ماہ رمضان کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے۔

روزہ کا مقصد ہی مسلمان کے شعور کو بیدار کرنا ہے، کیونکہ شکم سیری آدمی کو سست بنا دیتی ہے، زیادہ کھانے سے جسم پر چربی اور دل پر غفلت کی تہہ چڑھ جاتی ہے اور بھوک جسم کو چاق و چوبند اور دل کے احساسات کو بیدار کر دیتی ہے، اس لئے روزہ شعور بیداری کا ایک ریفرنس کورس ہے۔ اسلام میں روزہ کا معنی صرف کھانے پینے اور خواہش نفسانی سے رکنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزے کا معنی جسم کے ایک ایک عضو کا اللہ کی

بندگی کا پابند بنانا، اوراللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے شعوری طور پر رکنے کا نام ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس شخص نے جھوٹی بات اور پر عمل نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کو اس کا کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں

صحیح البخاری:1903

مزید اللہ تعالیٰ نے رمضان کو قرآن اور تراویح سے جوڑ کر مومن کے شعور اور بیداری میں مزید اضافہ کر دیا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ(سورة البقرة :185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کے لئے واضح دلیلیں ہیں، تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں کی گنتی پوری کرنا ہے۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر جو اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

یعنی قرآن لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کرنے کا طریقہ بتاتا ہے آیئے! عہد کریں کہ آئندہ چند دنوں تک شروع ہونے والے رمضان کو سابقہ بے خبری اور جنون کے ساتھ نہیں پورے شعور کے ساتھ گزاریں۔ اور شعور کے ساتھ گزارنے کا معنی یہ ہے کہ روزہ کے مقاصد کو سمجھیں اور انھیں حاصل کرنے کے لئے دن رات ایک کردیں، اسی طرح رات تراویح ایسی مسجد میں ادا کرنے کا پروگرام بنائیں جہاں محض فارمیلٹی پوری کرنے کے لئے تراویح کی تعداد پوری کرنے کی کوشش نہ ہو بلکہ قرآن کو پورے ادب کے ساتھ پڑھا جائے۔ مزید یہ کریں کہ جو سپارہ رات کو تراویح میں پڑھا جانا ہے اس کا ترجمہ و مختصر تفسیر

پڑھ کر جائیں۔ محض تلاوت اور وہ بھی قرآن ختم کرنے کی غرض سے جو تلاوت کی جاتی ہے وہ اسلام میں مطلوب نہیں بلکہ اس سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

جس نے تین سے کم مدت میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔

صحیح۔سنن ابی داود:1394

یہ رمضان زندگی کا آخری رمضان سمجھ کر گزاریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اسے آخری سمجھ کر پڑھ۔

سنن ابن ماجہ:4171، حسنہ الالبانی

نماز ہر دن میں پانچ مرتبہ ہوتی ہے جبکہ رمضان سال کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے، لہٰذا اسے بالا ولی آخری سمجھ کر گزارنا چاہیے۔ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہیں، پھر انھوں نے بددعا کرتے ہوئے کہا وہ لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوں جن کی زندگی میں ایک دفعہ رمضان آئے اور جنت کے حقدار نہ بن سکیں، آپ ﷺ نے اس پر آمین کہا، آیئے! آنے والا رمضان اس طرح پورے شعور، مکمل محنت اور آخری سمجھ کر گزاریں کہ اگلا رمضان نہ بھی ملے تو یہ ایک رمضان ہی ہمارے جنت میں داخلے کو سبب بن جائے۔

رائٹر: حافظ عبدالرحمن عزیز